پاکیزہ معاشرے کی تصویر پیش کر کے ساری دنیا میں ایمان اور اسلامی اقدار کو عام کر دیں۔ اس کے بغیر اکیسویں صدی کا 'کامیابی کے ساتھ' سامنا کرنا ممکن نہیں ہے۔ نامور سائنس دان ڈاکٹر رضی الدین صدیقی نے اپنے مقالے میں بڑی پتے کی بات کہی ہے کہ اگر امت مسلمہ اس دنیا میں غالب نہیں ہے تو وہ حقیقت میں ابھی پوری طرح مومن نہیں ہے۔ صدیقی صاحب کی اس بات کا ماخذ قرآن حکیم کی یہ آیت ہے: وَاَنتُمُ الاَعلَونَ اِن کُنتُم مُّؤمِنِینَ - لہٰذا مغز سخن یہی نکلتا ہے کہ ؎

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

اتنی بڑی تعداد میں معاشرے کے ممتاز اور دانش ور اصحاب کو جمع کر کے ان کے افکار و تجربات حیات کو تحریری صورت میں یکجا کرنے کی زیر نظر کاوش جناب حکیم صاحب کا ایک مستحسن اقدام ہے۔ بیشتر مقالے قارئین کو دعوت غور و فکر دیتے اور ان کے اندر کچھ نہ کچھ کرنے کی تحریک پیدا کرتے ہیں۔

کتاب سلیقے اور نفاست سے شائع کی گئی ہے۔ (د - ہ)

The Emergence of Islam : محمد حمید اللہ ' مترجم: افضل اقبال - ناشر: اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پوسٹ بکس ۱۰۳۵ اسلام آباد - صفحات: ۲۸۶ - قیمت: ۱۵۰ روپے۔

علوم اسلامیہ اور تاریخ کے نامور اسکالر ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے ۱۹۸۰ میں اسلامیہ یونی ورسٹی بہاول پور کی دعوت پر بارہ توسیعی خطبات دیے تھے جو کچھ عرصے کے بعد خطبات بہاول پور کے نام سے شائع ہوئے۔ زیر نظر کتاب انھی خطبات کا انگریزی ترجمہ ہے۔

خطبوں کے موضوعات: تاریخ قرآن 'تاریخ حدیث 'تاریخ فقہ 'تاریخ اصول فقہ و اجتہاد ' اسلامی قانون بین الممالک ' دین (عقائد ' عبادات 'تصوف) 'عہد نبوی ؐ میں مملکت اور نظم و نسق 'نظام دفاع اور غزوات 'نظام تعلیم 'نظام تشریع و عدلیہ 'نظام مالیہ و تقویم 'تبلیغ اسلام اور غیر مسلموں سے برتاؤ سے ان کے موضوعاتی تنوع اور وسعت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے تبحر علمی اور ذوق تحقیق میں کلام نہیں۔ یہ خطبات برجستہ اور تحریری حوالوں کے بغیر دیے گئے تھے مگر ڈاکٹر موصوف نے اپنے قوی حافظے 'وسعت مطالعہ اور علمی ہنرمندی کے سبب جملہ موضوعات پر نہایت اطمینان بخش گفتگو کی ہے۔ ان کے انداز گفتار میں 'ایک بڑے عالم کا سا انکسار ملتا ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے ہاں کسی قسم کی ذہنی مرعوبیت نہیں ہے۔ بعض معاملات میں تو وہ خاصے Orthodox نظر آتے ہیں مگر کہیں کہیں وہ لبرل نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ بہرحال یہ خطبات ' معارف اسلامیہ کا ایک قابل قدر خزینہ ہیں۔ آخر میں اشاریہ اور کتابیات شامل ہیں اور ایک تصحیح نامہ بھی